مرثیہ نمبر۲

مطلعِ فکر ہے ایماں کی ضیاء سے روشن

مطلعِ فکر ہے ایماں کی ضیا سے روشن ۱ شیشۂ قلب ہے ایقاں کی جِلا سے روشن
دیدۂ چشم ہے عرفاں کی فضا سے روشن چشمۂ روح ہے قرآں کی ہوا سے روشن
ذکرِ معبودِ حقیقی سے زباں روشن ہے
جودتِ فکر سے اندازِ بیاں روشن ہے

لائقِ حمد و ثنا ذاتِ خداوندِ کریم ۲ خالقِ ارض و سما ، رازق و رحمن و رحیم
منعم و ربِّ عُلا ، قادر و قدّوس و قدیم مالکِ روزِ جزا ، عادل و اعلیٰ و عظیم
نور کی اس کے ہر اک سمت فراوانی ہے
ذات ہے اس کی احد ، واحد و لاثانی ہے

ہاں مگر ذات الہیٰ کا سمجھنا ہے محال ۳ عقل مجبور ہے ، محدود ہے انساں کا کمال
فکر کیا چیز ہے ، اک دائرۂ وہم و خیال ذہن پا جائے اسے ، یہ کہاں انساں کی مجال
چشمِ موسیٰ نے کہاں طور کا جلوہ دیکھا ؟
اور ہی نور تھا ، جس نور کا جلوہ دیکھا

فکر کا ساتھ نہ دیتی تھی مری طبعِ رسا ۴ یک بیک آئی مجھے ہاتفِ غیبی کی ندا
کلمۂ پاک کے الفاظ یہ دیتے ہیں صدا   کوئی معبود زمانے میں نہیں اُس کے سوا

نگہتِ گل سے معطّر جو صبا آتی ہے
حمد و تسبیح کی ذرّوں سے صدا آتی ہے

بعدِ معبود، محمدؐ ہیں جہاں سے افضل ۵ شافعِ روزِ جزاؐ، عبد و نبی و مرسل
وجہِ تخلیقِ جہاں، منبعِ اسباب و علل   کلمۂ پاک کا جُز، نورِ مُبین اوّل

ذاتِ مخفی کا جو ظاہر نہ خزانہ ہوتا
ہفت افلاک نہ ہوتے، نہ زمانہ ہوتا

جب زمانے کو ہوئی مدحِ محمدؐ کی خبر ۶ عرش نے بڑھ کے نچھاور کیئے تاروں کے گہر
سر جھکائے ہوئے مجرے کو بڑھے شمس و قمر   بہرِ تسلیم نمودار ہوا نورِ سحر

جذبۂ عشق بڑھا، اوجِ فلک پر چھایا
داد دینے کے لئے مجھ کو عطارد آیا

موجۂ عطر لئے آئی گلستان سے صبا ۷ پیشوائی کو بڑھی خاک کے ذرّوں کی ضیاء
بے کلی حد سے بڑھی ضبط کا یارا نہ رہا   چھوڑ کے تختِ سلیماں کو چلی آئی ہوا

برکتیں عرش سے رحمت کا فرشتہ لایا
جامِ کوثر مری قسمت کا نوشتہ لایا

باعثِ عظمتِ تحریر ہے ، جامِ کوثر ۸ ندرتِ فکر کی ، تنویر ہے جامِ کوثر
مصحفِ عشق کی تفسیر ہے جامِ کوثر مرثیہ لکھنے کی تدبیر ہے جامِ کوثر
زینتِ فرش بنا ، گل کی قبا کا دامن
سر پہ سائے کو بڑھا آلِ عبا کا دامن

پرفشاں جوشِ عقیدت میں ہے طاؤسِ سخن ۹ نعرہ زن فرطِ مؤدت سے ہیں مرغانِ چمن
سورۂ دہر ہوا وردِ زبانِ سوسَن بربطِ نُطق بنا موجِ صبا کا دامن
گفتگو ہوتی ہے شبیرؑ کے پروانوں سے
داد ملتی ہے مجھے شہ کے ثنا خوانوں سے

اہلِ مجلس میں ہوا تذکرۂ شعر و سخن ۱۰ باادب ہو کے بڑھا ولولۂ شعر و سخن
سرِ افلاک گیا غلغلۂ شعر و سخن گرمیٔ بزم بنا طنطنہ شعر و سخن
زورِ تقریر سے لفظوں میں روانی آئی
ذکرِ سرکارؑ سے اعجاز بیانی آئی

وسعتِ فکر و نظر ، زمزمۂ شعر و سخن ۱۱ لذّتِ قلب و جگر ، زمزمۂ شعر و سخن
معدنِ لعل و گہر ، زمزمۂ شعر و سخن مخزنِ علم و ہنر ، زمزمۂ شعر و سخن
حدّتِ فکر سے جب قلب پگھل جاتا ہے
جذبۂ سوزِ دروں شعر میں ڈھل جاتا ہے

رکنِ ایوانِ سلاست ہے مرا طرزِ سخن ۱۲ مصدرِ نورِ فصاحت ہے مرا طرزِ سخن
شمعِ حسن بلاغت ہے مرا طرزِ سخن   گوہرِ تاجِ عبارت ہے ، مرا طرزِ سخن

قصرِ اقلیمِ سخن ، شاہ کی شاہی سے ملا
جو ملا مجھ کو وہ توفیق الہٰی سے ملا

فرشِ مجلس کی ہے مرہون ، زبانِ اردو ۱۳ غمِ شبیرؑ بنا روحِ روانِ اردو
نامِ مولا سے بڑھا ، نام و نشانِ اردو   شعلۂ طور ہوا ، زورِ بیانِ اردو

گوشۂ بزمِ عزا ، باعثِ اعجاز ہوا
ماتمِ سبطِ نبیؐ ، نقطۂ آغاز ہوا

جبکہ طے اس نے کئے علم و ادب کے میداں ۱۴ بات ہونے لگی سرچشمۂ اُردو ہے کہاں
اہلِ تحقیق کی کاوش سے ہوا سب پہ عیاں   سرفہرست ہے وہ مجلسِ فضلی کا بیاں

پرورش پاتی رہی ذوقِ حق آگاہی میں
خوب پروان چڑھی دورِ قطب شاہی میں

یوں تو اُردو میں ہے موجود، ہر اک صنفِ سخن ۱۵ چار اطراف میں نکھرا ہے رباعی کا چمن
گل و بلبل سے ہے بھرپور غزل کا دامن   زینتِ دامنِ اردو ہے قصیدے کی پھبن

مثنوی قوتِ تخئیل کا ہے حُسنِ عمل
ہاں مگر مرثیہ تخلیق کا ہے تاج محل

مرثیہ عظمتِ افکار کا بہتا دریا ۱۶ مرثیہ شدتِ افکار کا بہتا دریا
مرثیہ نُدرتِ افکار کا بہتا دریا   مرثیہ شوکتِ افکار کا بہتا دریا
مثنوی ہو کہ قصیدہ کہ رباعی کہ غزل
مرثیہ نظم کی اصناف میں سب سے افضل

مرثیہ شدّتِ جذبات میں سب سے افضل ۱۷ مرثیہ حُسنِ خیالات میں سب سے افضل
مرثیہ فن کی روایات میں سب سے افضل   مرثیہ حمد و مناجات میں سب سے افضل
مدحتِ آلِ محمدؐ کا وظیفہ کہیے
ذکرِ سرکارؐ دو عالم کا صحیفہ کہیے

ذکر و افکار کی مجلس میں بہار آتی ہے ۱۸ اپنے مقصد کی طرف مجھ کو صبا لاتی ہے
عرش پر آنکھ ثریّا سے لڑی جاتی ہے   اوج کس درجہ مری طبع رسا پاتی ہے
ہر طرف حُسن ہے ، اک عالمِ رعنائی ہے
روشنی خاک کے ذرّوں میں سمٹ آئی ہے

چشم روشن ہے ، مری طبعِ رواں روشن ہے ۱۹ مدحِ ممدوحِ الٰہیٰ سے زباں روشن ہے
جلوۂ طور ہے یا قلبِ نہاں روشن ہے   پرتوِ حُسن سے اندازِ بیاں روشن ہے
نورِ اوّل کی جو لفظوں میں جھلک پاتی ہے
مشتری چاند کے پہلو میں چھپی جاتی ہے

مصدرِ نور ہوئی مدحِ محمدؐ میں زباں ۲۰ ذکرِ سرکارؐ دو عالم سے بڑھا حُسنِ بیاں
بربطِ نُطق پہ آنے لگے افکار نہاں   ساغرِ دل سے چھلکنے لگا نورِ ایماں

جذبۂ عشق مرا ، نیرِّ دیں تک پہونچا
نعرۂ صلی علیٰ عرشِ بریں تک پہونچا

باعثِ عظمتِ کونین ہے حضرتؐ کا ظہور ۲۱ روز و شب آتے تھے جبریلِ امیں جنکے حُضور
ماہ و خورشید کہاں اور کہاں پیکرِ نور   ہے فقط بحثِ عبث تذکرۂ جلوۂ طور

حضرتِ یوسفؑ کنعاں میں جو زیبائی تھی
نورِ سرکارؐ دو عالم کی جھلک پائی تھی

نور سے جس کے منور تھی جبین آدمؑ ۲۲ ذکر سے جس کے چلا سلسلۂ لوح و قلم
جس کے قدموں کی ضیاء حُسنِ بساطِ عالم   جس کی ہستی ہوئی عالم کے لئے ابرِ کرم

جس کے صدقے میں ضیا نورِ سحر نے پائی
جس کے پرتو سے چمک شمس و قمر نے پائی

وصفِ سرکارؐ دو عالم سے کھلی دل کی کلی ۲۳ آشکارا ہوئے سب راز خفی ہوں کہ جلی
موجۂ فکرِ رسا ، نور کے سانچے میں ڈھلی   یک بیک آگیا ہونٹوں پہ مرے نامِ علیؑ

بعدِ تکمیلِ نبوّت جو امامت آئی
پرورش کے لئے پہلے سے نبوّت آئی

مظہرِ ختمِ رسل ، نفسِ پیمبرؐ ہیں علیؑ ۲۴ زینتِ بزمِ عمل ، رونقِ ممبر ہیں علیؑ
سطوتِ کشورِ حق ، فاتحِ خیبر ہیں علیؑ بازوئے مصطفوی ، قوتِ داور ہیں علیؑ

آپ کے واسطے سرکارؐ یہ فرماتے ہیں
" حق اُدھر جاتا ہے جس سمت علیؑ جاتے ہیں "

شاہِ ابرار علیؑ ، سیّد و سردار علیؑ ۲۵ دیں کی تلوار علیؑ ، قاتلِ کُفّار علیؑ
غیرِ فرّار علیؑ ، حیدرِ کرّار علیؑ حق طلبگارِ علیؑ ، حق کے طلبگار علیؑ

حکمِ سردارؐ دو عالم ہے علیؑ اولیٰ ہیں
" جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ مولیٰ ہیں

مردِ مومن کے لئے ذاتِ علیؑ مہرِ مُبیں ۲۶ مردِ مومن کے لئے ذات علیؑ نیّرِ دیں
مردِ مومن کے لئے ذات علیؑ حبلِ متیں مردِ مومن کے لئے ذاتِ علیؑ عزم و یقیں

سرِ میدانِ وغا ، نام سے دل بڑھتے ہیں
استقامت کے لئے نادِ علیؑ پڑھتے ہیں

زندگی ، خوفِ الہیٰ میں ہوئی ساری بسر ۲۷ عمر بھر حق کی حفاظت میں رہے سینہ سپر
مثل سائے کے رہے گردِ حضورِؐ انور ہر نفس مرضئِ معبود رہی پیشِ نظر

جب کبھی نام محمدؐ کا لیا جاتاہے
خودبخود نامِ علیؑ ساتھ میں آ جاتا ہے

رونقِ دینِ مُبیں ، سطوتِ اسلام علیؑ ۲۸ باعثِ عزم و یقیں ، شوکتِ اسلام علیؑ
دولتِ حق کے امیں ، حشمتِ اسلام علیؑ دینِ احمدؐ کے معیں ، عظمتِ اسلام علیؑ

منزلت ان کے سبب دین مُبیں نے پائی
جب پڑا وقت تو اولادِ علیؑ کام آئی

جبکہ اسلام کی تذلیل ہوئی برسر عام ۲۹ اور ہونے لگا پامال شریعت کا نظام
مسخ ہونے لگے عالم میں اصولِ اسلام فسق نے کر دیا پیغامِ نبیؐ کو بدنام

دیکھ کے رنگِ سیاست کو حسینؑ ابن علیؑ
اُٹھ پڑے حق کی حفاظت کو حسینؑ ابن علیؑ

جانِ خاتونِ جناں ، جانِ پیمبرؐ ہیں حسینؑ ۳۰ وارثِ شیرِ خدا ، ثانیٔ حیدر ہیں حسینؑ
حُسنِ اخلاقِ حَسن ، قوتِ شبرؑ ہیں حسینؑ عظمتِ نوعِ بشر ، ہادی و رہبر ہیں حسینؑ

بڑھ گیا اِن کے سبب حُسنِ قبولِ اسلام
اِن سے قائم رہے دنیا میں اصولِ اسلام

اہلِ ایماں کے لئے قوتِ ایمان حسینؑ ۳۱ اہل تقویٰ کے لئے باعثِ ایقان حسینؑ
اہلِ عرفاں کے لئے مرکزِ عرفان حسینؑ اہلِ قرآں کے لئے بولتا قرآن حسینؑ

آپ تفسیر بنے آیت قرآنی کی
جان کی ، مال کی ثمرات کی قربانی کی

سالکِ راہِ رضا ، عزم کا پیکر ہیں حسینؑ ۳۲ راکبِ دوشِ نبیؐ مہرِ منوّر ہیں حسینؑ
مالکِ باغِ جناں ، سبطِ پیمبرؐ ہیں حسینؑ مظہرِ نورِ خدا طاہر و اطہر ہیں حسینؑ

آپ آئے تو سند بہرِ نبوت آئی
آل کی شان میں تطہیر کی آیت آئی

اک نئے رنگ سے قائم کیا عنوانِ جہاد ۳۳ عقل حیران ہے کیسے کیا اعلانِ جہاد
منفرد سارے زمانے سے تھا سامانِ جہاد ساتھ میں اُن کو لیا جنکو تھا ارمانِ جہاد

نصرتِ حق کے لئے آلِ پیمبرؐ کو لیا
جنگ کرنے کے لئے اکبر و اصغر کو لیا

ساتھ میں حضرتِ عباسِ دلاور کو لیا ۳۴ عون و جعفر کو لیا، دلبرِ شبّرؑ کو لیا
باغ اسلام کے اک ایک گل تر کو لیا بہرِ تکمیلِ مہم ، ساتھ میں خواہر کو لیا

غازۂ حسن عمل چہرۂ اقدس پہ ملے
رونق شہر لئے شاہ مدینے سے چلے

کان میں آتی رہی دیر تلک ایک صدا ۳۵ ہائے اکبر بھی گئے ، ہو گئے اصغر بھی جدا
رہ گئی روتی ہوئی فاطمہ صغرا تنہا دیکھئے آتے ہیں کب پھر کے وطن میں بابا

نالے بیمار کے ، کانوں سے جو ٹکراتے تھے
ہوک اٹھتی تھی کلیجے میں ، لرز جاتے تھے

آ کے مکّے میں کیا جب شہِ والا نے قیام ۳۶ حق کی امداد کے آنے لگے کوفے سے پیام
اُن کی نصرت کی حقیقت کو سمجھتے تھے امام بھیجا مسلم کو اُدھر، ہو گئی حجّت بھی تمام

حج کو عمرے میں بدل کر شہ ابرار چلے
نور کعبے کا لئے سیّد و سردار چلے

کیا بیاں کوئی کرے شہ کی قیادت کا اثر ۳۷ حق کو سینے سے لگائے تھا حسینی لشکر
کچھ نہ تکلیف کا احساس نہ مرنے کا خطر تھی فقط مرضیٔ معبودِ حقیقی پہ نظر

حُسنِ اخلاص سے افکار میں یکتائی تھی
سب نے مولا کی رفاقت کی قسم کھائی تھی

سرخ رو، شوقِ شہادت سے تھا ہر پیر و جواں ۳۸ روشنی حق و صداقت کی تھی چہروں سے عیاں
اُن کے اعمال تھے آئینۂ جذباتِ نہاں مثل پروانوں کے تھے گردِ شہنشاہ زماں

خونِ ناحق جو بہا، دولتِ عقبیٰ پائی
سرفروشی کی جزا مرضیٔ مولا پائی

روزِ عاشور عجب وقت قیامت کا پڑا ۳۹ لُٹ گیا عصر تلک قافلۂ شاہِ ہدیٰ
جان اک ایک نے دی کوئی بھی باقی نہ رہا جنگ کرنے کے لئے رہ گئے سرور تنہا

صبر کرتے تھے بڑا، جبکہ جلال آتا تھا
اُمتِ جَد کی تباہی کا خیال آتا تھا

رن میں تنہا تھے کھڑے بادشہ عرش مقام ۴۰ نہ اعزّا تھے نہ انصار، نہ یاور نہ غلام
تھی فقط فوجِ عدو گردِ شہنشاہ انام کوئی اپنا نہ تھا موجود اکیلے تھے امام
سامنے خاک پہ تھا، نورِ نظر کا لاشہ
جلتی ریتی پہ تھا، اکبرؑ سے پسر کا لاشہ

باوجود اس کے نہ تھی چہرۂ اقدس پہ شکن ۴۱ دل کے ٹکڑے تھے پڑے سامنے بے گور و کفن
منتشر خاک پہ تھا فاطمہ زہرا کا چمن مطمئن قلب تھا، تھی حق کی حمایت کی لگن
مظہر ذات خدا ثانئ حیدرؑ تھے حسینؑ
عزم کا کوہِ گراں، صبر کا پیکر تھے حسینؑ

تیر آئے تو کیا فوجِ مخالف سے کلام ۴۲ مجھ سے پرخاش ہے کیا اے سپہِ کوفہ و شام
حق پرستوں پہ کئے جور زمانے کے تمام رکھ دیئے تم نے پس پشت اصولِ اسلام
کیا عجب اَجر محمدؐ کی رسالت کا دیا
آل کو اُن کی مودّت کے عوض قتل کیا

آخری بار سناتا ہوں تمہیں حق کا پیام ۴۳ پیش کرتا ہوں محمدؐ کی شریعت کا نظام
پھر بتاتا ہوں تمہیں اصلِ اصولِ اسلام فرض ہے نصرتِ حق سب پہ پکارے جو امام
راہ پر اب بھی جو آجاؤ بہل ہو تقصیر
درگزر خون سے اِن سب کے کرے گا شبیرؑ

سن کے حضرت کے یہ الفاظ ہنسے بانئ شر ۴۴ مہر تھی دل پہ لگی، کچھ نہ ہوا اُن پہ اثر
بولے ہم کو نہیں کچھ دینِ محمدؐ کی خبر آپ کا خون بہانے پہ تُلا ہے لشکر

حق کسے کہتے ہیں، ہم حق کے طلبگار نہیں
دینِ اسلام ہے کیا ہم کو سروکار نہیں

سرکشی دیکھ کے اعدا کی یہ سرور نے کہا ۴۵ حد سے آگے نہ بڑھو، کچھ تو کرو خوف خدا
موجبِ قہرِ الہیٰ نہ بنے، ظلم و جفا اس سے ہوتا نہیں کچھ، تم کو خسارے کے سوا

وارثِ شیرِ خدا، حیدرِ کرّار ہوں میں
موت کا خوف ہے کیا حق کا طلبگار ہوں میں

امتیاز حق و باطل کا نہیں تم کو شعور ۴۶ بس سمجھ رکھا ہے تم نے ہمیں بے بس مجبور
ہم تو ہیں تابعِ فرمانِ خداوندِ غفور سرِ تسلیم ہے خم اس کی مشیّت کے حضور

ورنہ دریا سے بھلا ہم کہیں ہٹ سکتے تھے
میرے عباس کے بازو کہیں کٹ سکتے تھے

ہائے عباس کہ جس کو نہ ملا اذنِ وغا ۴۷ ورنہ میدان کا کچھ اور ہی ہوتا نقشہ
وہ شجاعت میں علیؑ ابن ابی طالب تھا رن میں پانی کے عوض، خون کا دریا بہتا

مرضئ حق کو لئے حق کا طلبگار گیا
دل میں ارمان لئے میرا علمدار گیا

یاد تو ہو گا تمہیں بدر و احد کا میداں ۴۸ زعم میں طاقت و کثرت کے تم آئے تھے جہاں
جب چلی حیدرِ کرّار کی تیغِ برّاں ۔ ایسے بھاگے تھے کہ ملتا نہ تھا قدموں کا نشاں
پھر وہی زورِ یداللہ دکھاتا ہے حسینؑ
لو ! چلو ! آؤ کہ میدان میں آتا ہے حسینؑ

یا علیؑ کہہ کے ، کیا فوج پہ حملہ اک بار ۴۹ بن گئی قہرِ خدا ، ابنِ علیؑ کی تلوار
سامنے آ کے بچا کوئی نہ پیدل نہ سوار ہر طرف کشتوں کے پشتے تھے ، سروں کے انبار
شور اُٹھّا ، سپہِ شام کی شامت آئی
آسماں چیخ پڑا ، رن میں قیامت آئی

خوف سے ہو گیا میدانِ دغا زیر و زبر ۵۰ شہ کی تلوار سے کٹ کٹ کے گرے بانی شر
تن گرا ایک طرف ، ایک طرف کاسۂ سر خوں کا دریا تھا رواں بھاگ رہا تھا لشکر
شور تھا نوحؑ کے طوفاں کی نشانی دیکھو
سر سے اونچا ہوا تلوار کا پانی دیکھو

ابتری پھیل گئی رن سے ستمگر بھاگے ۵۱ کھل بلی مچ گئی کفّار کے لشکر بھاگے
جاں بچانے کے لئے ظلم کے خوگر بھاگے منتشر چھوڑ کے افواج کو ، افسر بھاگے
اپنی فوجوں کو کچلتے ہوئے اسوار گئے
پھینک کے تیر و کماں ، رن سے کماندار گئے

پیش مولا تھا مگر وعدہ طفلی کا خیال ۵۲ یاد نانا کو کیا، تھم گیا حضرت کا جلال
خون زخموں سے بہا، ہوگئے سرکار نڈھال جلتی ریتی پہ گرے شاہ زمن وقتِ زوال

سایۂ ظلمِ عدو، نیرِّ دیں پر آیا
راکبِ دوشِ نبیؑ، فرشِ زمیں پر آیا

حال یہ دیکھ کے بھاگے ہوئے لشکر پلٹے ۵۳ جان لینے کے لئے ظلم کے خوگر پلٹے
تیر و خنجر لئے ہاتھوں میں ستمگر پلٹے منتشر فوج کے بھاگے ہوئے افسر پلٹے

گھر گئے پھر شہِ ابرار ستمگاروں میں
چھپ گیا مہرِ مبیں شام کی تلواروں میں

تھے جو مصروف، عبادت میں شہِ جنّ و بشر ۵۴ تیر مارا کسی ظالم نے کسی نے پتھّر
گر پڑے خاک پہ تیورا کے حضورِ انور عصر کا وقت تھا، سجدے میں گیا آپکا سر

فرضِ طاعت کو ادا، وقتِ قضا کرتے تھے
ساتھ میں بخششِ اُمّت کی دعا کرتے تھے

روح فرسا تھا عجب دشت بلا کا منظر ۵۵ اک طرف بیکس و مجبور علیؑ کی دختر
اک طرف چُور تھا زخموں سے محمدؐ کا پسر ناگہاں خوں میں بھرا شمرِ شقی کا خنجر

بھوکے پیاسے نے جو معراجِ عبادت پائی
آندھیاں سُرخ اُٹھیں شہ نے شہادت پائی

کر دیا سید لولاکؑ کے پیارے کو شہید ۵۶ کر دیا فاطمہؑ کی آنکھ کے تارے کو شہید
کر دیا حیدر و صفدر کے دُلارے کو شہید کر دیا زینبؑ بیکس کے سہارے کو شہید

خاک اُڑاتی تھی زمیں ، چشمِ فلک گریاں تھی
لاش شبیر کی ، پامالِ سُمِ اسپاں تھی

بے سہارا جو ہوئیں زینبؑ و اُمِّ کلثوم ۵۷ یادِ خالق میں تھیں مصروف بہ حالِ مغموم
جابجا چھپ گئے سہمے ہوئے بچے معصوم جانبِ خیمہ بڑھا فوج مخالف کا ہجوم

دولتِ فاطمہ و حیدر کرارِ لُٹی
آگ خیموں میں لگی عترتِ اطہار لُٹی

ظلم پر اپنے تھا مسرور یزیدی لشکر ۵۸ لوٹنے کے لئے خیموں کو بڑھے بانیٔ شر
چھین لی زینبِ مظلوم کے سر سے چادر شمر نے نوچ لئے بالی سکینہ کے گہر

شور تھا ، آلِ محمدؑ کا گھرانا لُوٹو
دینِ اسلام کے بانیٔ کا خزانہ لُوٹا

اے قلم صبر کہ لکھنے کی نہیں تاب و تواں ۵۹ جابجا دامن قرطاس سے اُٹھتا ہے دھواں
مومنوں کے لئے کافی ہے شہادت کا بیاں اشک آغاؔ کے نہیں ، بحرِ مودت ہے رواں

منزلت اور بھی کچھ طبع رسا پائے گی
عاقبت مرثیہ کہنے سے سنور جائے گی